بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ

جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر، انچارج شعبہ تصنیف   مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 18 شمارہ نمبر 09۔ماہ تبوک 1392 ہجری شمسی بمطابق ستمبر 2013ء

قرآن کریم

وَیٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ یُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا وَّ یَزِدۡکُمۡ قُوَّۃً اِلٰی قُوَّتِکُمۡ وَلَا تَتَوَلَّوۡا مُجۡرِمِیۡنَ

(ھود : 53)

اے میری قوم! تم اپنے رب سے بخشش مانگو۔ پھر اس کی طرف (کامل) رجوع اختیار کرو۔ جس کے نتیجہ میں وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا اور تم کو طاقت کے بعد طاقت بخشے گا۔ اور مجرم بن کر خدا سے منہ نہ پھیرو۔

(ترجمہ از تفسیر صغیر)

حدیث مبارکہ

حضرت ابو ریحانہؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے اور اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ عزوجل کی راہ میں پھوڑی دی گئی ہو''

(سنن دارمی ، کتاب الجھاد باب الذی یسھر فی سبیل اللہ حارسا)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

صحابہ کرامؓ کا رنگ پیدا کریں

صحابہ کرامؓ کی حالت کو دیکھو کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کے لئے کیا کچھ نہ کیا۔ جو کچھ انہوں نے کیا۔ اسی طرح پر ہماری جماعت کو لازم ہے کہ وہی رنگ اپنے اندر پیدا کریں۔ بدوں اس کے وہ اس اصلی مطلب کو جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ پا نہیں سکتے۔ کیا ہماری جماعت کو زیادہ حاجتیں اور ضرورتیں لگی ہوئی ہیں جو صحابہؓ کو نہ تھیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے اور آپؐ کی باتیں سننے کے واسطے کیسے حریص تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ساتھ ہے یہ درجہ عطا فرمایا ہے کہ وہ صحابہؓ کی جماعت سے ملنے والی ہے۔ وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ (الجمعۃ:۴) مفسروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعودؑ والی جماعت ہے۔ اور یہ گویا صحابہؓ ہی کی جماعت ہوگی اور وہ مسیح موعودؑ کے ساتھ نہیں۔ درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہیں۔ کیونکہ مسیح موعودؑ آپ ہی کے ایک جمال میں آئے گا اور تکمیلِ تبلیغِ اشاعت کے کام کے لئے وہ مامور ہوگا۔

اس لئے ہمیشہ دل غم میں ڈوبتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بھی صحابہؓ کے انعامات سے بہرہ ور کرے۔ ان میں وہ صدق و وفا، وہ اخلاص اور اطاعت پیدا ہو جو صحابہؓ میں تھی۔ یہ خدا کے سوا کسی سے ڈرنے والے نہ ہوں۔ متقی ہوں، کیونکہ خدا کی محبت متقی کے ساتھ ہوتی ہے اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الۡمُتَّقِیۡنَ۔'' (البقرہ:۱۹۵)

(ملفوظات جلد اول صفحہ 405۔ ایڈیشن 2003 انڈیا)

حدیث وتشریح

جو بات دل میں کھٹکے اس سے اجتناب کرو

عَنۡ وَابِصَةَ بۡنِ مَعۡبَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِسۡتَفۡتِ نَفۡسَکَ اِسۡتَفۡتِ نَفۡسَکَ اِسۡتَفۡتِ نَفۡسَکَ .اَلۡبِرُّ مَااطۡمَاَنَّتۡ اِلَیۡہِ النَّفۡسُ وَاطۡمَاَنَّ اِلَیۡہِ الۡقَلۡبُ وَالۡاِثۡمُ مَا حَاکَ فِی النَّفۡسِ وَتَرُدَّدَ فِی الصَّدۡرِ وَاِنۡ اَفۡتَاکَ النَّاسُ

(مسند احمد)

ترجمہ:

وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اپنے نفس سے فتویٰ لو۔ اپنے نفس سے فتویٰ لو اپنے نفس سے فتویٰ لو۔ نیکی وہ ہے جس پر تمہارا نفس اطمینان پا جائے اور تمہارا دل تسکین محسوس کرے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے نفس میں کھٹکے اور تمہارے سینے میں تنگی پیدا کرے۔ خواہ دوسرے لوگ تمہیں اس کے جائز ہونے کا فتویٰ ہی دیں۔

تشریح:

آنحضرت ﷺ کا ارشاد اس ابدی صداقت پر مبنی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو خالق فطرت ہے ہر انسان کو پاک فطرت عطا کی ہے اور یہ صرف بعد کے حالات ہیں جو اسے غلط رستہ پر ڈال کر اس کی پاک فطرت کو ناپاک پردوں میں چھپا دیتے ہیں لیکن پھر بھی فطرت کی نیکی اور ضمیر کی روشنی بالکل مردہ نہیں ہوتی اور زندگی بھر انسان کیلئے شمع ہدایت کا کام دیتی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات دنیا کے گندوں میں پھنسے ہوئے لوگ بھی جب علیحدہ بیٹھ کر اپنی حالت پر غور کرتے ہیں تو ان کی فطرت دنیاداری کے پردوں سے باہر آ کر انہیں ملامت شروع کر دیتی ہے آنحضرت ﷺ کا یہ مبارک ارشاد جو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے اسی فطری نور کی بنیاد پر قائم ہے فرماتے ہیں کہ عام اصولی امور میں ایک عقل مند متقی انسان کے لئے کسی خارجی مفتی کی ضرورت نہیں کیونکہ خود اس کا اپنا دل اس کیلئے مفتی کی حیثیت رکھتا ہے اسے چاہئے کہ نیکی اور بدی کے متعلق اپنے دل سے فتویٰ پوچھے اور اپنے ضمیر کے نور سے روشنی کا طالب ہو۔ کیونکہ نیکی دل میں شرح صدر اور تسکین اور اطمینان کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ اور بدی سینہ میں کھٹکتی اور دل میں چھبتی اور نفس پر ایک بوجھ بن کر بیٹھ جاتی ہے ایسی صورت میں دوسروں کے فتووں سے جھوٹا سہارا تلاش کرنا بے سود ہے بلکہ انسان کو اپنے ضمیر کی آواز پر کان دھرنا چاہئے اور اگر کسی بات پر ضمیر رکتا اور دل تنگی محسوس کرتا ہے تو انسان کو چاہئے کہ مفتیوں کے فتوے کے باوجود ایسے کام سے رک جائے اور نورِ ضمیر کے فتویٰ کو قبول کرے۔ جو خالقِ فطرت کی پیدا کی ہوئی ہدایت ہے۔

لیکن جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اِسۡتَفۡتِ نَفۡسَکَ (اپنے نفس سے فتویٰ پوچھ) کے الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے ضروری ہے کہ دل کا فتویٰ لینے کے لئے انسان دوسروں سے علیحدہ ہو کر خلوت میں سوچے اور تقویٰ کو مدنظر رکھ کر اپنے دل کا فتویٰ لے ورنہ دوسروں کی رائے اس کی ضمیر پر غالب آ کر اس کی شمع فطرت پر پردہ ڈال دے گی۔ لیکن اگر وہ علیحدگی میں بیٹھ کر اور تمام خارجی اثرات سے الگ ہو کر اپنے دل سے فتویٰ پوچھے گا تو اس کے دل کی فطری روشنی اس کے لئے ایسی شمع ہدایت مہیا کر دے گی جسے ازل سے نیکی بدی میں امتیاز کرنے کی طاقت حاصل ہو چکی ہے اور اگر غور کیا جائے تو یہ نیکی بدی کا فطری شعور خدا کی ہستی پر بھی ایک بھاری دلیل ہے کیونکہ اگر نعوذ باللہ خدا کوئی نہیں تو یہ نیکی بدی کا فطری شعور جو انسان کی دل کی گہرائیوں میں مرکوز ہو کر اس کی ہدایت کا سامان مہیا کر رہا ہے کہاں سے آ گیا ہے؟

(چالیس جواہر پارے صفحہ 88 تا 89)

مشعلِ راہ

جس تیزی سے دنیا میں فحاشی پھیلائی جارہی ہے، ایک احمدی کا کام ہے کہ اُس سے بڑھ کر اپنے خدا سے تعلق پیدا کرکے اپنے آپ کو اور دنیا کو اس تباہی کے خوفناک انجام سے بچانے کی کوشش کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آج کے اس دور میں بے حیائی اور فحاشی کے بڑھتے سیلاب اور ایک احمدی کو پہلے سے بڑھ کر خدا سے تعلق قائم کرنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

’’پھر آجکل کے زمانے میں ایک ایسی بے حیائی کو ہوا دی جارہی ہے جو فطرت کے نہ صرف خلاف ہے بلکہ جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ایک قوم کو تباہ کر دیا تھا حکومتیں اب ایک ہی جنس کی شادی کے قانون بنا رہی ہیں۔ یعنی فحشاء کو ہوا دینے اور پھیلانے کی حکومتی سطح پر کوشش کی جارہی ہے اور قانون بنائے جارہے ہیں۔ یہاں تک کہ حکومتوں کے سربراہ وزیراعظم یہ کہتے ہیں کہ ہم چاہیں گے کہ اب تمام دنیا میں ہم جنسوں کی شادی کا قانون بنے اور ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اس بارے میں دنیا میں کوشش کریں گے ۔۔۔۔ یہ آجکل کی دنیا میں فحاشی کی انتہا ہو چکی ہے پس یاد رکھیں کہ یہ جو فحاشی ہے، اگر اسی طرح سرِ عام پھیلتی رہی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی طرف دنیا نے رُخ نہ کیا، اس کی طرف توجہ نہ کی تو پھر یہ قومیں بھی اپنے انجام کو دیکھ لیں گی۔ یہ اس دنیا کو بھی یقیناً جہنم بنائے گی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اُس نے کیا سلوک کرنا ہے بلکہ اب میڈیکل ریسرچ ہے اُس میں واضح طور پر یہ کہا جانے لگا ہے کہ ایڈز کا مرض ایسے لوگوں میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے جو مَردوں مَردوں اور عورتوں عورتوں کی شادیوں کے بھیانک جرم میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سزا دینے کے طریقے مختلف ہیں ضروری نہیں کہ اگر ایک قوم کو پتھروں کی بارش برسا کر سزا دی تھی تو ہر قوم کو اسی طرح سزا دی جائے۔ HIV یا ایڈز کی یہ بیماری ایسی ہے جو دردناک اور خوفناک انجام تک لے جاتی ہے۔

پس جس تیزی سے دنیا میں فحاشی پھیلائی جارہی ہے، ایک احمدی کا کام ہے کہ اس سے بڑھ کر اپنے خدا سے تعلق پیدا کر کے اپنے آپ کو اور دنیا کو اس تباہی کے خوفناک انجام سے بچانے کی کوشش کرے۔ یہ دنیا دار تو اپنے آپ کو تباہ کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ دنیا دار اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے ایک ایسے طبقہ کو خوش کرنے کے لئے جو خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑ رہا ہے، پوری دنیا کو فحشاء میں مبتلا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس کا انجام پھر تباہی ہے۔ ان لوگوں کی ہمدردی کے لئے ہمیں انہیں بتانے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا اور گناہ معاف کرنے والا بھی ہے، اُس نے مغفرت کا راستہ کھلا رکھا ہے وہ فرماتا ہے وَالَّذِیۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَۃً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِہِمۡ۔ وَمَنۡ یَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰہُ (ال عمران۔136) کہ اور وہ لوگ جو کسی بے حیائی کے مرتکب ہوں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں، پھر اللہ کو یاد کریں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور اللہ کے سوا کوئی بخش نہیں سکتا۔

فحشاء پر اگر اصرار نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہو تو خدا تعالیٰ بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے پس ہر قسم کے فحشاء جن کا میں نے شروع میں ذکر کیا تھا اس سے خود بھی بچنے اور بچنے کے راستے دکھانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور اس کی ذمہ داری ہے اللہ تعالیٰ زیادتی نہ کرنے والوں کو معاف کر دیتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کا کام کریں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اور پھر اپنے ایسے حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور اس سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں اور اپنے گناہ پر اصرار نہ کریں ان کا خدا آمرزگار ہو گا (یعنی وہ بخشنے والا خدا ہے) اور گناہ بخش دے گا‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 25.26)

اللہ کرے ہر وہ شخص جو فحشاء میں مبتلا ہے، اسے عقل آجائے اور خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بچ جائے‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 23 اگست 2013 تا 29 اگست 2013۔ صفحہ 6)

نماز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات و ملفوظات میں نماز کی حقیقت، اہمیت و برکات کو بڑے ہی دلکش انداز میں پیش فرمایا ہے آپؑ کے چند ارشادات یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

نماز کیا ہے؟

''پھر نماز کیا ہے؟ یہ ایک دعا ہے جس میں پُورا درد اور سوزش ہو۔ اسی لیے اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ کیوں کہ سوزش اور فرقت اور درد سے طلب کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بد ارادوں اور برے جذبات کو اندر سے دور کرے اور پاک محبت اس کی جگہ اپنے فیضِ عام کے ماتحت پیدا کردے۔

صلوٰۃ کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دعا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ایک سوزش، رقت اور درد ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ کسی دعا کو نہیں سنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔''

(ملفوظات جلد5 صفحہ 93۔ ایڈیشن 2003 انڈیا)

''کہ نماز اللہ تعالیٰ کے حضور ایک سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے محفوظ کردے''

(ملفوظات جلد5 صفحہ 92۔ ایڈیشن 2003 انڈیا)

نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں

''نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے اور اس کی حقیقت صرف اتنی ہی سمجھتے ہیں کہ رسمی طور پر قیام رکوع سجود کرلیا اور چند فقرے طوطے کی طرح رٹ لیے خواہ اسے سمجھیں یا نہ سمجھیں ایک اور افسوسناک امر پیدا ہوگیا ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلے ہی مسلمان نماز کی حقیقت سے ناواقف تھے اور اس پر توجہ نہیں کرتے تھے۔ اس پر بہت سے فرقے ایسے پیدا ہوگئے جنہوں نے نماز کی پابندیوں کو اُڑا کر اس کی جگہ چند وظیفے اور ورد قرار دے دیئے۔ کوئی نوشاہی ہے۔ کوئی چشتی ہے کوئی کچھ ہے کوئی کچھ۔ یہ لوگ اندرونی طور پر اسلام اور احکام الٰہی پر حملہ کرتے ہیں اور شریعت کی پابندیوں کو توڑ کر ایک نئی شریعت قائم کرتے ہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ ہمیں اور ہر ایک طالب حق کو نماز ایسی نعمت کے ہوتے ہوئے کسی اور بدعت کی ضرورت نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ جب کسی تکلیف یا ابتلا کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور ہمارا اپنا اور ان راستبازوں کا جو پہلے ہو گذرے ہیں۔ ان سب کا تجربہ ہے کہ ''نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں''

(ملفوظات جلد5 صفحہ 93۔ ایڈیشن 2003 انڈیا)

حقیقی نماز

''یاد رکھو۔ یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔ لیکن اکثر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز ان پر لعنت بھیجتی ہے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ (الماعون: ۵۔۶) یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں۔

نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے۔ مگر جیسے کہ میں پہلے بیان کرچکا ہوں اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور خضوع پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو''

(ملفوظات جلد5 صفحہ 403۔ ایڈیشن 2003 انڈیا)

ایمان کی جڑ نماز ہے

فرمایا:

''جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں اور بارش کا وقت آجاتا ہے۔ ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارت ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر کام بن جاتا ہے۔ نماز وہ ہے جس میں سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔ جب انسان بندہ ہو کر لا پرواہی کرتا ہے تو خدا کی ذات بھی غنی ہے۔ ہر ایک اُمت اس وقت تک قائم رہتی ہے جبتک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔ ایمان کی جڑ بھی نماز ہے۔ بعض بیوقوف کہتے ہیں کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے۔ اے نادانو خدا کو حاجت نہیں مگر تم کو تو حاجت ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری طرف توجہ کرے۔ خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں۔ نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعۂ حصولِ قربِ الٰہی ہے۔''

(ملفوظات جلد4 صفحہ 292۔ ایڈیشن 2003 انڈیا)

سب مشکلات کا حل نماز ہے

''یاد رکھنا چاہئے کہ نماز ہی وہ شئے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتے ہیں اور سب بلائیں دور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانہ احدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے۔ اور پھر یہ بھی سمجھنا چاہئیے کہ نماز کی حفاظت اس واسطے نہیں کی جاتی کہ خدا کو ضرورت ہے خدا تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ہے اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ضرورت ہے اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے اور اسی لیے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی کا حاصل کر لینا ہے۔ ایسے شخص کی اگر تمام دنیا دشمن ہو جائے اور اس کی ہلاکت کے درپے رہے تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور خدا تعالیٰ کو ایسے شخص کی خاطر اگر لاکھوں کروڑوں انسان بھی ہلاک کرنے پڑیں تو کر دیتا ہے اور اس ایک کی بجائے لاکھوں کو فنا کر دیتا ہے''

(ملفوظات جلد5 صفحہ 402,403۔ ایڈیشن 2003 انڈیا)

بہترین وظیفہ

بہترین وظیفہ کیا ہے؟

''نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے استغفار ہے اور درود شریف، تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں

آنحضرت ﷺ کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے اور اسی لیے فرمایا ہے

اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ

اطمینان و سکینتِ قلب کے لیے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے وِرد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور ایک نئی شریعت آنحضرت ﷺ کی شریعت کے مقابلہ میں بنادی ہوئی ہے۔ مجھ پر تو الزام لگایا جاتا ہے کہ مَیں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر مَیں دیکھتا ہوں اور حیرت سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے خود شریعت بنائی ہے اور نبی بنے ہوئے ہیں اور دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں ان وظائف اور

Vol. 18 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 09

Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, , Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

اَوراد میں دنیا کو ایسا ڈالا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی شریعت اور احکام کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں ۔بعض لوگ دیکھتے جاتے ہیں کہ اپنے معمول اور اَوراد میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ نمازوں کا بھی لحاظ نہیں رکھتے ۔ مَیں نے مولوی صاحب سے سُنا ہے کہ بعض گدی نشین شاکت مت والوں کے منتر اپنے وظیفوں میں پڑھتے ہیں میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے ۔نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دُعاؤں کے بعد اپنے لیے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہوجائیں گی ۔نماز یادالٰہی کا ذریعہ ہے ۔اس لیے فرمایا ہے

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (طٰہٰ:۱۵)

(ملفوظات جلد3 صفحہ 311۔ایڈیشن 2003 انڈیا)

نماز جامع حسنات ہے اور دافع سیئات ہے، نماز کے وقت کی تعیین میں حکمت

’’جب انسان قیام کرتا ہے تو وہ ایک ادب کا طریق اختیار کرتا ہے ۔ایک غلام جب اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ دست بستہ کھڑا ہوتا ہے ۔پھر رکوع بھی ادب ہے جو قیام سے بڑھ کر ہے اور سجدہ ادب کا انتہائی مقام ہے ۔جب انسان اپنے آپ کو فنا کی حالت میں ڈال دیتا ہے اس وقت سجدہ میں گر پڑتا ہے ۔افسوس ان نادانوں اور دنیا پرستوں پر جو نماز کی ترمیم کرنا چاہتے ہیں اور رکوع سجود پر اعتراض کرتے ہیں ۔یہ تو کمال درجہ کی خوبی کی باتیں ہیں ۔اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اس عالم سے حصہ نہ رکھتا ہو جہاں سے نماز آئی ہے ۔نماز ایسی چیز ہے جو جامع حسنات ہے اور دافع سیئات ہے ۔میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ بیان کیا ہے کہ نماز کے جو پانچ وقت مقرر کئے ہیں اس میں ایک حقیقت اور حکمت ہے ۔نماز اس لئے ہے کہ جس عذاب شدید میں پڑنے والا مبتلا ہے وہ اس سے نجات پالیوے ۔اوقات نماز کے لئے لکھا ہے کہ وہ زوال کے وقت سے شروع ہوتی ہے ۔یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جب انسان غنی ہوتا ہے تو وہ طاغی ہوجاتا ہے اور حدود اللہ سے نکل جاتا ہے لیکن جب اس کو کوئی دُکھ اور درد پہنچے تو پھر یہ فطرتاً دوسرے کی مدد چاہتا ہے اور اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے ۔پس جب اس پر ابتداء مصیبت ہو تو اسی وقت سے گویا نماز شروع ہوجاتی ہے مثلاً ایک شخص پر غیر متوقع گورنمنٹ کی طرف سے وارنٹ گرفتاری جاری ہوگیا کہ فلاں امر کے متعلق تم اپنا جواب دو ۔یہ پہلا مرحلہ ہے جو مصیبت کا آغاز ہوا ۔اور اس کے امن و سکون میں زوال شروع ہوگیا ۔یہ وقت ظہر کی نماز سے مشابہ ہے ۔پھر بعد اس کے جب وہ عدالت میں حاضر ہوا اور بیانات ہونے کے بعد اس پر فرد قرار داد جرم لگ گئی اور شہادت گذر گئی تو اس کی مصیبت اور کرب پہلے سے زیادہ بڑھ گیا ۔یہ گویا عصر کا وقت ہے ۔کیونکہ عصر کی نماز کا وہ وقت ہے جب سورج کی روشنی بہت ہی کم ہوجاوے ۔یہ عصر کا وقت اس پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس کی عزت و توقیر بہت گھٹ گئی اور اب وہ مجرم قرار پاگیا ۔اس کے بعد مغرب کا وقت آتا ہے ۔یہ وہ وقت ہے جب آفتاب غروب ہوجاتا ہے اور یہ اس وقت سے مشابہ ہے جب حاکم نے اپنا آخری حکم اس کے لئے سُنا دیا اور عشاء کا وقت اس سے مشابہ ہے کہ جب وہ جیل چلا جاوے اور پھر فجر کا وقت ہے جب اس کی رہائی ہوجاوے ۔ان حالات کے ماتحت ایسے انسان کا درد و سوزش ہر آن بڑھتی جاوے گی ۔یہاں تک کہ آخر اس کی سوزش و اضطراب اس کے لئے وہ وقت لے آوے کہ وہ نجات پاجاوے‘‘

(ملفوظات جلد5 صفحہ 94-95۔ایڈیشن 2003 انڈیا)

نماز میں لذت کا نسخہ ،علاج

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے نماز میں لذت نہیں آتی ۔فرمایا کہ:۔

’’موت کو یاد رکھو ۔یہی سب سے عمدہ نسخہ ہے ۔دنیا میں انسان جو گناہ کرتا ہے اس کی اصل جڑ یہی ہے کہ اُس نے موت کو بھلا دیا ہے ۔جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے وہ دنیا کی باتوں میں بہت تسلی نہیں پاتا ۔لیکن جو شخص موت کو بھلا دیتا ہے اس کا دل سخت ہوجاتا ہے اور اس کے اندر طول اَمل پیدا ہوجاتا ہے ۔وہ لمبی لمبی امیدوں کے منصوبے اپنے دل میں باندھتا ہے ۔دیکھنا چاہیئے کہ جب کشتی میں کوئی بیٹھا ہو اور کشتی غرق ہونے لگے تو اس وقت دل کی کیا حالت ہوتی ہے ۔کیا ایسے وقت میں انسان گناہگاری کے خیالات دل میں لاسکتا ہے؟ ایسا ہی زلزلہ اور طاعون کے وقت میں چونکہ موت سامنے آجاتی ہے اور اس واسطے گناہ نہیں کرسکتا اور نہ بدی کی طرف اپنے خیالات کو دوڑا سکتا ہے ۔پس اپنی موت کو یاد رکھو‘‘

(ملفوظات جلد5 صفحہ 243-244۔ایڈیشن 2003 انڈیا)

فرمایا:

’’ہمت نہیں ہارنی چاہیئے بلکہ اس لذت کے کھوئے جانے کو محسوس کرنے اور پھر اس کو حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہیئے جیسے چور آوے اور وہ مال اُڑا کر لے جاوے تو اس کا افسوس ہوتا ہے اور پھر انسان کوشش کرتا ہے کہ آئندہ اس خطرے سے محفوظ رہے ۔اس لیے معمول سے زیادہ ہوشیاری اور مستعدی سے کام لیتا ہے ۔اسی طرح پر جو خبیث نماز کے ذوق اور اُنس کو لے گیا ہے تو اس سے کس قدر ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے؟ اور کیوں نہ اس پر افسوس کیا جاوے؟ انسان جب یہ حالت دیکھے کہ اس کا اُنس و ذوق جاتا رہا ہے تو وہ بے فکر بےغم نہ ہو نماز میں بے ذوقی کا پیدا ہونا ایک سارق کی چوری اور رُوحانی بیماری ہے جیسے ایک مریض کے مُنہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے تو وہ فی الفور علاج کی فکر کرتا ہے ۔اسی طرح پر جس کا رُوحانی مذاق بگڑ جاوے اس کو بہت جلد اصلاح کی فکر کرنی لازم ہے ۔

یاد رکھو انسان کے اندر ایک بڑا چشمہ لذت کا ہے جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہوتا ہے تو وہ چشمہ لذت مکدّر ہوجاتا ہے اور پھر لذت نہیں رہتی ۔مثلاً جب ناحق گالی دیتا ہے یا ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر بدمزاج ہو کر بدزبانی کرتا ہے تو پھر ذوق نماز جاتا رہتا ہے ۔اخلاق قویٰ کو لذت میں بہت بڑا دخل ہے ۔جب انسانی قویٰ میں فرق آئے گا تو اس کے ساتھ ہی لذت میں بھی فرق آجاوے گا ۔پس جب کبھی ایسی حالت ہو کہ اُنس اور ذوق جو نماز میں آتا تھا وہ جاتا رہا ہے تو چاہیئے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے بلکہ بڑی مستعدی کے ساتھ اس گمشدہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے اور اس کا علاج ہے توبہ ،استغفار ،تضرع ۔بے ذوقی سے ترک نماز نہ کرے بلکہ نماز کی اور کثرت کرے جیسے ایک نشہ باز کو جب نشہ نہیں آتا تو وہ نشہ کو چھوڑ نہیں دیتا بلکہ جام پر جام پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ آخر اس کو لذت اور سرور آجاتا ہے ۔پس جس کو نماز میں بے ذوقی پیدا ہو اس کو کثرت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیئے اور تھکنا مناسب نہیں آخر اسی بے ذوقی میں ذوق پیدا ہوجاویگا ۔

دیکھو پانی کیلئے کس قدر زمین کو کھودنا پڑتا ہے جو لوگ تھک جاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں جو تھکتے نہیں وہ آخر نکال ہی لیتے ہیں ۔اس لیے اس ذوق کو حاصل کرنے کے لیے استغفار ،کثرت نماز دُعا ،مستعدی اور صبر کی ضرورت ہے‘‘

(ملفوظات جلد3 صفحہ 310۔ایڈیشن 2003 انڈیا)

’’اسلام‘‘ کے متعلق نمائش

مؤرخہ 3 تا 8 ستمبر 2013 کو جماعت Neu-isenburg کو ایک ہال میں ’’اسلام‘‘ کے متعلق نمائش لگانے کا موقع ملا ۔اس تقریب کا آغاز مؤرخہ 3 ستمبر کو ہوا اس تقریب میں نیشنل امیر صاحب جرمنی ،شہر کے برگر ماسٹر ،انٹگریشن سکریٹری اور اہم شخصیات نے شرکت کی ۔افتتاح کے موقع پر مکرم نیشنل امیر صاحب نے جماعت کا تعارف اور نمائش کا مقصد بیان کیا ۔آنے والے مہمانوں نے اس کو پسند کیا اور اسی طرح ان کے سوالات کے جوابات بھی دیے گئے ان سوالات میں حضرت عیسیٰؑ کی کشمیر میں قبر ،امام مہدی کا ظہور ،جہاد ،دجال ،کافر کسے کہتے ہیں اور پردہ وغیرہ شامل ہیں ۔اس پروگرام میں جرمن احباب و خواتین نے شرکت کی ۔جرمن مہمانوں نے اپنے تاثرات میں اس نمائش کو بہت پسند کیا ۔

اس نمائش میں مختلف طبقات فکر سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی ،تین چرچ کے پادری بھی تشریف لائے ۔اس نمائش کی خبر Frankfurter Neue Presse نے بڑے اچھے انداز میں شائع کی ۔

(خواجہ عبدالحلیم ،صدر جماعت
(Neu-Isenburg